روزنامہ الفضل ربوہ
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۲/۷۷ | جمعرات ۷ محرم الحرام ۱۴۱۳ھ، ۹ وفا ۱۳۷۱ہش، ۹ جولائی ۱۹۹۲ء | نمبر ۱۵۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"اگر انسان اپنی زندگی پر غور کرے تو الٰہی تولّی کے بغیر انسانی زندگی قطعاً تلخ ہو جاتی ہے۔ دیکھ لیجئے جب انسان حدِّ بلوغت کو پہنچتا ہے اور اپنے نفع نقصان کو سمجھنے لگتا ہے تو نامرادیوں ناکامیوں اور قسما قسم کے مصائب کا ایک لمبا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ وہ ان سے بچنے کے لئے طرح طرح کی کوششیں کرتا ہے۔ دولت کے ذریعہ اپنے تعلقِ حکام کے ذریعہ، قسما قسم کے حیلہ و فریب کے ذریعہ وہ بچاؤ کے راہ نکالتا ہے۔ لیکن مشکل ہے کہ وہ اس میں کامیاب ہو۔ بعض وقت اس کی تلخ کامیوں کا انجام خودکشی ہو جاتی ہے۔ اب اگر ان دنیاداروں کے غموم و ہموم اور تکالیف کا مقابلہ اہل اللہ یا انبیاء کے مصائب کے ساتھ کیا جاوے تو انبیاء علیہم السلام کے مصائب بمقابل اوّل الذکر جماعت کے مصائب بالکل ہیچ ہیں لیکن یہ مصائب و شدائد اس پاک گروہ کو رنجیدہ یا محزون نہیں کر سکتے۔ ان کی خوشحالی اور سرور میں فرق نہیں آتا۔ کیونکہ وہ اپنی دعاؤں کے ذریعہ خدا تعالیٰ کی تولّی میں پھر رہے ہیں۔"

(ملفوظات جلد چہارم صـ ۴۶)

خدا تعالیٰ کی عظمت اور جلال کے سایہ میں زندگیاں گزاریں

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث) اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے

"بعض بے وقوف فلسفی یہ کہہ دیتے ہیں کہ اگر خدا تعالیٰ اپنی صفات میں اتنا کامل ہے تو کیا وہ اپنے جیسے اور خدا نہیں پیدا کر سکتا۔ اس کا جواب دیتے ہوئے حضرت (اقدس بانی سلسلہ اللہ تعالیٰ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے) نے فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ کے متعلق یوں سمجھنا چاہیئے کہ وہ ایک ایسا وجود ہے جو کسی دوسرے کی طرف سے مخلوق نہیں بلکہ ازلی اور ابدی طور پر اپنی طرف سے آپ ہی ظہور پذیر ہے اور خدا ہونے کے یہی معنے ہیں کہ وہ ایسا ہو۔ جہاں تک اس سوال کا تعلق ہے کہ آیا خدا اپنی مثل بنانے پر قادر ہے یا نہیں تو اس کی بھی حضرت (اقدس بانی سلسلہ۔ اللہ تعالیٰ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے) نے تشریح کی ہے۔ ویسے یہ ایک موٹی بات ہے کہ اگر اللہ کو جیسا کہ ہم سمجھتے ہیں اور ہم تسلیم کرتے ہیں اور ہماری فطرت اور عقل تسلیم کرتی ہے ازلی ہونا چاہیئے یعنی ہمیشہ سے ہونا چاہیئے تو اگر اللہ اپنے جیسا کوئی اور بنا لے تو وہ ازلی تو نہیں ہوگا۔ اس لئے ماننا پڑتا ہے کہ عقلاً وہ اپنے جیسا کوئی اور خدا نہیں بنا سکتا کیونکہ جس کو بھی وہ بنائے گا بقول معترضین وہ ازلی نہیں ہو سکتا۔ وہ تو پھر اس وقت سے ہوگا جس وقت سے خدا نے اسے بنایا ہے۔ اس مسئلہ میں تفصیل میں جائے بغیر ایک عام فہم دلیل ہے لیکن اصل بات یہ ہے کہ (دینِ حق) ایک فلسفہ نہیں ہے۔ (دینِ حق) بے مقصد حقائقِ کائنات بیان نہیں کرتا۔ (اس) کی تعلیم بڑی گہری تعلیم ہے اور بڑی وسعتیں رکھنے والی تعلیم ہے اور بڑی حسین تعلیم ہے اور بڑا حسن رکھنے والی تعلیم ہے اور بڑا احسان کرنے والی تعلیم ہے۔

پس (دینِ حق کی) تعلیم جو حسن و احسان سے پُر اور حقائق و معارف پر مشتمل ہے اس لئے دی گئی ہے کہ انسان اس سے فائدہ اٹھائے۔ دنیا میں کامیاب اور آخرت میں سرخرو ہو۔ پس خدا تعالیٰ نے اپنی ذات اور صفات کے متعلق قرآن عظیم میں جو کچھ سکھایا ہے اور جو بھی تعلیم دی ہے وہ اس لئے دی ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کریں۔ خدا کی عظمت اور جلال کے سایہ میں اپنی زندگیاں گذاریں اور ہر آن لرزاں و ترساں رہیں اور ہمیشہ اس کوشش میں لگے رہیں کہ خدا تعالیٰ جو عظیم ہستی ہے،

باقی صـ ۷ پر

اللہ تعالیٰ کا متولّی ہو جانا

جن کا اللہ تعالیٰ متولّی ہو جاتا ہے وہ دنیا کے آلام سے نجات پا جاتے ہیں اور ایک سچی راحت اور طمانیت کی زندگی میں داخل ہو جاتے ہیں ان کے لئے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ جو شخص تقویٰ اختیار کرتا ہے اس کو اللہ تعالیٰ ہر ایک بلا اور اَلَم سے نکال لیتا ہے اور اس کے رزق کا خود کفیل ہو جاتا ہے اور ایسے طریق سے دیتا ہے کہ جو وہم و گمان میں بھی نہیں آ سکتا۔

ملفوظات جلد چہارم صـ ۴۲-۴۱

واقفینِ نو

واقفین نو کی تصاویر الفضل میں شائع کرنے کا کوئی معاوضہ نہیں لیا جاتا البتہ جو تصویر اشاعت کے لئے بھیجی جائے وہ پاسپورٹ سائز، بلیک اینڈ وائٹ اور صاف ہونی چاہیئے تصویر کے پچھلی طرف بچے کا نام، بچے کے والد کا نام، بچے کے والد کا مکمل ایڈریس اور بچے کی تاریخ پیدائش اور وقف نمبر ضرور لکھا جانا چاہیئے۔

امید ہے احباب اشاعت کے لئے تصاویر بھیجتے وقت ان باتوں کا خیال رکھیں گے۔

(ادارہ)

والدین کا خود متقی ہونا ضروری ہے

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:

"جب تک اولاد کی خواہش اس غرض کے لئے نہ ہو کہ وہ دیندار اور متقی ہو اور خدا تعالیٰ کی فرمانبردار ہو کر اس کے دین کی خادم بنے بالکل فضول ہے۔ بلکہ ایک قسم کی معصیت اور گناہ ہے اور باقیات صالحات کی بجائے اس کا نام باقیات سیّئات رکھنا جائز ہوگا۔ لیکن اگر کوئی شخص یہ کہے کہ میں صالح اور خدا ترس اور خادم دین اولاد کی خواہش کرتا ہوں تو اس کا یہ کہنا بھی نرا ایک دعویٰ ہی ہوگا۔ جب تک کہ وہ اپنی حالت میں ایک اصلاح نہ کرے۔ اگر خود فسق و فجور کی زندگی بسر کرتا ہے اور منہ سے کہتا ہے کہ میں صالح اور متقی اولاد کی خواہش کرتا ہوں تو وہ اپنے اس دعویٰ میں کذاب ہے۔ صالح اور متقی اولاد کی خواہش سے پہلے ضروری ہے کہ وہ خود اپنی اصلاح کرے اور اپنی زندگی کو متقیانہ بناوے۔"

(ملفوظات جلد دوم صـ ۳۷۱-۳۷۰)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۹ وفا ۱۳۷۱ہش ۹ جولائی ۱۹۹۲ء

امتیازی شان

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ ۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے۔ فرماتے ہیں: "جب تک انسان تقویٰ اختیار نہ کرے اس وقت تک اللہ تعالیٰ اسکی طرف رجوع نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ کی ذات میں بے نظیر صفات ہیں جو لوگ اس کی راہ پر چلتے ہیں انہیں کو اس سے اطلاع ملتی ہے اور وہی اس سے مزہ پاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ سے رشتہ میں اتنی شیرینی اور لذت ہوتی ہے کہ کوئی پھل ایسا شیریں نہیں ہوتا"

کون نہیں چاہتا کہ اللہ تعالیٰ اس کی طرف رجوع کرے۔ اور رجوع برحمت کرے۔ لیکن کتنے لوگ ہیں جو اس حقیقت سے واقف ہیں کہ اس کے رجوع برحمت کرنے کی سب سے بڑی اور اوّلین شرط یہ ہے کہ انسان اس کے احکام مانے۔ یہ بھلا کیسے ممکن ہے کہ آپ کسی کی بات بھی نہ مانیں اور وہ آپ کی طرف دیکھے بھی مہربانی کی نظر سے۔ مہربانی حاصل کرنے کے لئے یہ لازمی شرط ہے کہ آپ اسکی بات مانیں، اسے خوش کریں اور اس کی خوشنودی حاصل کریں جو وہ کہتا ہے وہ کریں اور جس سے وہ روکتا ہے۔ اس سے رک جائیں۔

اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کا رحم اور اس کا کرم حاصل کرنے کی بھی یہی شرط ہے۔ اس میں تو کچھ شک نہیں کہ اس کا عمومی فضل اور رحم اور کرم تو سب پر ہوتا ہی رہتا ہے وہ مشکلات سے نجات بھی دیتا ہے وہ بیماری کی حالت سے صحت کی حالت میں بھی لاتا ہے اور یہ کچھ وہ اپنی ساری مخلوق کیلئے کرتا ہے اور اس بارے میں یہ بھی۔ ضروری نہیں کہ انسان اس پر ایمان بھی لاتا ہوں۔ رب رب ہے اور وہ ایک رنگ میں اور ایک حد تک ربوبیت سب کی کرتا ہے۔ جیسے وہ زمین کے اوپر رہنے والی مخلوق کے لئے رزق مہیا کرتا ہے۔ ویسے ہی زمین کے اندر رہنے والے کیڑے کو خوراک عطا کرتا ہے۔ لیکن جب ہم اسکے رجوع برحمت ہونے کا ذکر کرتے ہیں تو اس میں ایک امتیازی شان پائی جاتی ہے۔ انسان ممتاز ہو کے نظر آتا ہے۔ لوگ بھی دیکھتے ہیں اور جان جاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں شخص پر خاص طور پر مہربان ہے۔ یہ ہے اللہ تعالیٰ کا رجوع جسکی ہم سبکو خواہش ہونی چاہیئے جس کیلئے ہمارے دل میں ایک تڑپ ہونی چاہیئے۔ روزمرہ کی باتیں تو چلتی ہی رہتی ہیں۔ روزمرہ کے کام تو ہوتے ہی رہتے ہیں اس میں سب لوگ شامل ہیں۔ سب لوگ خدا کی مخلوق ہے اور خدا اپنی مخلوق کا خیال رکھتا ہے لیکن اس سے آگے بڑھنے کی ضرورت ہے۔ امتیازی شان حاصل کرنے کی ضرورت ہے اور وہ جیسا حضور اقدس نے فرمایا ہے اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنے سے ہی ممکن ہو سکتی ہے۔

ذرّے ذرّے میں ایک صحرا ہے
قطرے قطرے میں ایک دریا ہے
مجھ کو تنہا نہ جانیں کم نظراں
میری آنکھوں میں ایک دنیا ہے

ابوالاقبال

تمہی بتاؤ کہ ہم تم سے پیار کیوں نہ کریں
ہزار بار دل و جاں نثار کیوں نہ کریں

تمہارے حُسن کا چرچا ہے دونوں عالم میں
تمہارے عشق میں سینہ فگار کیوں نہ کریں

تمہاری دید کی چاہت میں کیوں نہ بیکل ہوں
تمہاری یاد میں آنکھ اشکبار کیوں نہ کریں

تلاشِ صبر و قرار و سکون و راحت میں
تمہی کہو کہ تمہیں بے قرار کیوں نہ کریں

گدا ہیں دَر کے تمہارے ہی جب اے لکھ داتا
تمہاری دِین پہ پھر انحصار کیوں نہ کریں

جو تم نے دِین کا سونپا ہُوا ہے کام ہمیں
وہ ساری دنیا میں دلوانہ وار کیوں نہ کریں

چُھپا کے رازِ محبّت نہ کچُھ ہُوا حاصل
اب اپنے دل کا عیاں حالِ زار کیوں نہ کریں

ہیں پا گئے تمہیں جس رَہ پہ چل کے اہلِ وفا
رہِ سداد وہی اختیار کیوں نہ کریں

سمائے دُنیا پہ ہر شب، سُنا ہے، آتے ہو
تمہارے آنے کا ہم انتظار کیوں نہ کریں

کب آئے گی وہ تری خاص نصرت و تائید !
سوال تم سے یہ، اے کردگار کیوں نہ کریں

ہمارے اپنے بھی سمجھیں جو ہم کو بیگانے
طلب تمہاری پنہ بار بار کیوں نہ کریں

ہمارے دل میں ہر اک کیلئے ہے پیار فقط
ہم اس کا چرچا سرِ رہگذار کیوں نہ کریں

محمد صدیق امرتسری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے

علمی مسائل

یہاں اللہ تعالیٰ نے اس طرف اشارہ فرمایا کہ جس طرح اللہ تعالیٰ زمین کو حیات تازہ بخشنے کے لئے آسمان سے پانی نازل فرماتا ہے۔ اسی طرح وہ لوگوں کی روحانی تشنگی فرو کرنے کے لئے آسمان سے بھی [illegible] نازل کیا کرتا ہے۔ مگر افسوس ہے کہ لوگ جسمانی بارش کو تو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ لیکن جب آسمان سے [illegible] کی بارش نازل ہو تو اس سے فائدہ اٹھانے کی کوشش نہیں کرتے۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ صحابہؓ سے وحی الٰہی کی بارش سے فائدہ اٹھانے اور نہ اٹھانے والوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ دنیا میں تین قسم کے آدمی پائے جاتے ہیں۔ کچھ تو ایسے ہوتے ہیں کہ جن کی مثال اچھی زمین کی طرح ہوتی ہے۔ جو نرم ہو۔ پانی کو اپنے اندر جذب کرنے کی قابلیت رکھتی ہو۔ اور پھر اچھی کھیتی اگا سکتی ہو۔ جب بارش نازل ہوتی ہے تو وہ زمین بارش کے پانی کو سمیٹ لیتی اور اسے اپنے اندر جذب کر لیتی ہے۔ اور پھر زمین سے کھیتی نکلتی اور لوگوں کے کام آتی ہے۔ گویا وہ خود بھی پانی پیتی ہے اور باقی لوگوں کیلئے بھی غذا مہیا کرتی ہے۔ اور دوسری قسم کے لوگ ایسے ہوتے ہیں جن کی مثال اس زمین کی طرح ہوتی ہے جو سخت ہو لیکن اپنے اندر نشیب رکھتی ہو۔ جب پانی گرتا ہے تو وہ اس زمین میں جمع ہو جاتا ہے۔ اور گو ایسی زمین خود پانی نہیں پیتی لیکن چونکہ وہ پانی کو جمع کر لیتی ہے اس لئے وہ پانی جانور پیتے ہیں۔ آدمی استعمال کرتے ہیں اور اپنے کھیتوں کو اس پانی سے سیراب کرتے ہیں لیکن ایک تیسری قسم کے لوگ بھی ہوتے ہیں جن کی مثال اس سخت اور پتھریلی زمین کی طرح ہوتی ہے جو نہ صرف سخت اور پتھریلی ہو بلکہ مسطح اور ہموار بھی ہو۔ اس میں کوئی گڑھا نہ ہو جب آسمان سے پانی نازل ہوتا ہے تو نہ وہ آپ پانی پیتی ہے کیونکہ وہ سخت اور پتھریلی ہوتی ہے۔ اور نہ پانی جمع کرتی ہے۔ کیونکہ وہ مسطح اور ہموار ہوتی ہے۔ پھر فرمایا پہلی مثال تو اس شخص کی ہے جو عالم باعمل ہو وہ دین حاصل کرتا ہے اور نہ صرف خود اس کے احکام پر عمل کرتا ہے۔ بلکہ دوسروں کو بھی فائدہ پہنچاتا ہے۔ اور ان کو عامل بنانے کی کوشش کرتا ہے۔ گویا وہ عالم بھی ہوتا ہے اور عامل بھی ہوتا ہے۔ وہ تعلیم بھی حاصل کرتا ہے۔ اور معلم بھی ہوتا ہے۔ لیکن تیسری قسم کا آدمی نہ عامل ہوتا ہے اور نہ معلم ہوتا ہے۔ نہ خود فائدہ اٹھاتا ہے اور نہ دوسروں کو فائدہ پہنچاتا ہے۔

دوسری مثال بوجہ اس کے کہ دونوں مثالوں سے حل ہو جاتی ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان نہیں فرمائی۔ مگر ہر شخص ادنیٰ غور سے سمجھ سکتا ہے کہ دوسری مثال اس شخص کی ہے جو معلم تو ہے مگر عامل نہیں۔ وہ دین سیکھتا ہے اس کے احکام سنتا ہے۔ اسکی تعلیموں سے واقفیت رکھتا ہے مگر خود دیندار نہیں ہوتا۔ ایسا شخص چونکہ خدا اور اس کے رسول کی باتیں دوسروں تک پہنچاتا رہتا ہے۔ اس لئے وہ بھی ایک مفید وجود ہوتا ہے۔ گو ذاتی طور پر وہ اس سے فائدہ نہیں اٹھاتا۔ بہر حال رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے تین قسم کے انسانوں کا ذکر فرمایا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ انبیاء کے آنے پر یہی تین گروہ دنیا میں نظر آتے ہیں۔ یعنی کچھ تو ایسے لوگ ہوتے ہیں۔ جو ان کی تعلیموں پر عمل کرتے اور وحی الٰہی کی بارش سے پورا پورا فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اور کچھ ایسے ہوتے ہیں جو اعراض سے کام لیتے۔ اور انبیاء کا انکار کر دیتے ہیں۔ اور کچھ ایسے ہوتے ہیں جو دین کو سمجھتے تو ہیں مگر اپنی غفلت اور سستی کی وجہ سے اس پر عمل نہیں کرتے اللہ تعالیٰ نے اس جگہ مادی بارش کا ذکر فرما کر اس طرف توجہ دلائی ہے کہ جسطرح تم بارش سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتے ہو۔ اسی طرح تمہارا فرض ہے کہ تم اس روحانی بارش سے بھی فائدہ اٹھاؤ۔ جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ نازل ہوئی ہے۔ اور ان پتھروں کی طرح مت بنو جو بارش کا کوئی قطرہ اپنے اندر جذب نہیں کرتے۔ پھر جس طرح آسمان سے بارش برستی ہے تو زمین کی اندرونی تہوں میں جو پانی مخفی ہوتا ہے اس میں بھی جوش پیدا ہو جاتا ہے اور کنوؤں کا پانی بھی چڑھ آتا ہے۔ اسی طرح انبیاء پر جب وحی الٰہی کی بارش نازل ہوتی ہے تو عوام الناس کو بھی کثرت کے ساتھ خوابیں آنی شروع ہو جاتی ہیں اور ان کی توجہ بھی خدا تعالیٰ کی طرف پھر جاتی ہے۔۔۔۔۔۔

اسی طرح وحی الٰہی کے فیضان کے دائرہ کو اللہ تعالیٰ اس رنگ میں بھی وسیع کر دیتا ہے کہ جو لوگ انبیاء پر ایمان نہیں لاتے۔ اللہ تعالیٰ ان کے دماغوں میں بھی ایک نئی روشنی پیدا کر دیتا ہے۔ اور ان کی عقلیں تیز ہو جاتی ہیں۔ ان کا فکر بلند ہو جاتا ہے۔ ان کی فراست ترقی کر جاتی ہے۔ اور انکی دماغی صلاحیتیں زیادہ تیزی سے ابھرنے لگتی ہیں۔

پھر فرماتا ہے خدا تعالیٰ کے نشانوں میں سے ایک یہ بھی نشان ہے کہ اس نے زمین میں ہر قسم کے جانور پھیلا دیئے ہیں اس میں مادی جانوروں کے علاوہ ان لوگوں کی طرف بھی اشارہ کیا گیا ہے جو انبیاء کے آنے سے پہلے مردہ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اور ان میں روحانی زندگی کی کوئی رمق تک نظر نہیں آتی۔ لیکن جب آسمانی صور پھونکا جاتا ہے تو اس وقت ایسے مردہ بھی زندہ ہو جاتے ہیں۔ اور لولے لنگڑے بھی چلنے پھرنے لگ جاتے ہیں۔ پھر یہ لوگ جو مختلف ملکوں اور مختلف قوموں اور مختلف رنگوں اور مختلف نسلوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور مختلف علوم و فنون اور مختلف قابلیتوں کے مالک ہوتے ہیں۔ نبی کی آواز پر لبیک کہنے کے بعد دین کی اشاعت کے لئے دنیا میں چاروں طرف پھیل جاتے ہیں۔ اور اپنی جدوجہد سے لاکھوں بلکہ کروڑوں لوگوں کو دین کی طرف کھینچ لاتے ہیں۔ جو اس کے دین کی رونق اور تازگی کا موجب بنتے ہیں۔ ان معنوں کے لحاظ سے ان صاحبِ ایمان لوگوں کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ جو زمین کی روحانی رونق اور آبادی کا باعث ہوتے ہیں۔ اور جن سے موجودہ اور آئندہ نسلیں ہزاروں قسم کے مادی اور روحانی فوائد اٹھاتی ہیں۔

ارشادات سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے۔

تلقین عمل

فرمایا:۔

غالباً پچھلے سال یا پچھلے سے پچھلے سال میں نے خدام کو یہ نصیحت کی تھی کہ یکجہتی اور یک رنگی بھی طبائع پر نیک اثر ڈالتی ہے اور اس کی اہمیت کو دین حق نے اتنا نمایاں کیا ہے کہ نماز جو ایک عبادت ہے اس میں بھی یکجہتی اور یک رنگی کا حکم دیا ہے۔

سب کے سب نمازی ایک طرف منہ کر کے کھڑے ہوتے ہیں۔ سیدھی صفوں کا حکم ہوتا ہے۔ اور تمام کے تمام نمازیوں کو ایک شکل پر کھڑے ہونے کا ارشاد ہوتا ہے۔ میں نے توجہ دلائی تھی کہ خدام جو کھڑے ہوتے ہیں تو مختلف شکلوں میں کھڑے ہوتے ہیں اور میں نے کارکنوں سے کہا تھا کہ وہ اس کی اصلاح کریں۔ اس وقت تو تقریر کے بعد ایک دو دن اصلاح نظر آئی مگر پھر وہ اصلاح نظر نہیں آئی چنانچہ اب میں دیکھتا ہوں کہ سارے کے سارے اس رنگ میں رنگے ہوئے ہیں کہ کچھ تو تم میں سے سامنے ہاتھ باندھ کر کھڑے ہیں۔ کچھ تم میں سے پیچھے ہاتھ باندھ کر کھڑے ہیں۔ کچھ تم میں سے ہاتھ کھلے چھوڑ کر کھڑے ہیں۔ جس کے معنے یہ ہیں کہ تم نے کوئی ایک طریقہ اپنے لئے پسند نہیں کیا۔ اور تمہارے افسروں اور کارکنوں نے تمہیں ایک رنگ اختیار کرنے کی ہدایت نہیں دی۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ یہ باتیں معمولی ہیں مگر اس میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ ان باتوں کا قلوب پر اثر پڑتا ہے مثلاً صف میں اگر کسی کا پیر ذرا آگے ہو جائے یا پیچھے ہو جائے تو یہ ایک معمولی بات ہے اور جہاں تک عبادت سے تعلق ہے اس سے کوئی خرابی پیدا نہیں ہوتی مگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جس قوم کی صفیں ٹیڑھی ہو گئیں۔ اس کے دل بھی ٹیڑھے کر دئے جاتے ہیں۔ تو دیکھو ایک چھوٹی سی بات کا کتنا عظیم الشان نتیجہ پیدا ہو سکتا ہے۔ پھر دیکھنے والوں پر بھی اس کا اثر ہوتا ہے چنانچہ ہم فوجوں کو دیکھتے ہیں تو سب فوجی ایک ہی شکل میں نظر آتے ہیں۔ یورپ میں فوجوں کو مارچنگ کے وقت خاص طور پر ہدایت ہوتی ہے کہ سارے فوجی ایک طرح سے چلیں۔ پیروں کے متعلق ہدایت ہوتی ہے کہ اس طرح پیر مارنا ہے۔ سینہ کے متعلق ہدایت ہوتی ہے کہ اتنا سینہ تاننا ہے گردن کے متعلق ہدایت ہوتی ہے کہ کس طرح گردن رکھنی ہے اور اس کا دیکھنے والوں پر گہرا اثر پڑتا ہے۔ حضرت عمرؓ کے زمانہ میں ایک مسلمان آیا تو اس نے اپنی گردن جھکائی ہوئی تھی۔ حضرت عمرؓ نے اس کی ٹھوڑی کے نیچے ہاتھ مارا

باقی صـ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ کا خط ملا

مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد لکھتے ہیں:

امید ہے آپ ہر طرح بخیریت ہونگے "کاغذی ہے پیرہن" کے تحت آپ نے بہت خوبصورت انداز میں نہ صرف بہت سا قیمتی تاریخی مواد جمع کر دیا ہے بلکہ سلسلہ کے بہت سے بے لوث اور مخلص خدام کا ذکرِ خیر کر کے ان کے لئے دعا کا موقع اور نئی نسل کو ان کے اوصاف اپنانے کی طرف متوجہ بھی کیا ہے اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی بہترین جزا عطا فرمائے۔

۲۔ جولائی ۹۲ء کے الفضل میں ایسے ہی ایک مخلص اور فدائی واقف زندگی برادرم مکرم ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب کے اوصاف حمیدہ اور ان کی مساعی جمیلہ پر روشنی ڈالی ہے جس سے بہت سی پرانی یادیں تازہ ہو گئیں اور دل سے مکرم ڈاکٹر صاحب اور آپ کے لئے بھی دعا نکلتی گئی اللہ تعالیٰ آپ کی صحت اور عمر میں بہت برکت ڈالے اور بیش از بیش خدمات کی توفیق دیتا چلا جاوے

چونکہ محترم ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب کی صحت کمزور تھی اور وہ نحیف الجثہ تھے اس لئے انکی عمر بظاہر تھوڑی معلوم ہوتی تھی غالباً اسی لئے سہواً آپ نے لکھا ہے کہ ۱۹۴۵ء میں انکی عمر "چار پانچ سال ہوگی" اور کہ ۱۹۵۰ء میں "غالباً وہ چوتھی پانچویں جماعت کے طالب علم ہوں گے" اس بارہ میں گذارش ہے کہ:-

محترم ڈاکٹر صاحب کی تاریخ پیدائش ۱۵۔ اکتوبر ۱۹۲۵ء ہے۔ آپ کے والد صاحب محترم چوہدری سعد الدین صاحب میرے والد صاحب محترم صوفی غلام محمد صاحب کے بہت ہی پیارے دوست بھائی تھے۔ ڈاکٹر صاحب کے دادا اور خاکسار کے دادا کا تعلق کھاریاں سے تھا اور ہر دو کے حصہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ سعادت آئی کہ جب ضمیمہ انجام آتھم میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اپنے رفقاء خاص کی فہرست درج فرمائی تو دوسرے نمبر پر ڈاکٹر صاحب کے دادا حضرت مولوی فضلدین صاحب کھاریاں اور تیسرے نمبر پہ میرے دادا حضرت میاں محمد دین صاحب پٹواری بلانی تحصیل کھاریاں کا نام درج فرمایا۔ اس تعلق کی بناء پر جب ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب قادیان تعلیم الاسلام ہائی سکول تعلیم کے لئے بھجوائے گئے تو رہائش تو ان کی بورڈنگ تحریک جدید میں تھی لیکن کھانا یہ ہمارے گھر ہی کھاتے تھے (محترم والد صاحب اس وقت سپرنٹنڈنٹ تھے) اس طرح ہم بہت قریب سے ایک دوسرے کو جانتے تھے اور وہ میرے لئے بالکل بڑے بھائی جیسے تھے۔ محترم ڈاکٹر صاحب نے طالبعلمی کے زمانہ میں ۱۹۴۴ء میں زندگی وقف کر دی تھی۔ انہی دنوں محض خدا تعالیٰ کے فضل سے خاکسار کو بھی زندگی وقف کرنے کی توفیق ملی۔

محترم ڈاکٹر صاحب نے ۱۹۴۹ء میں ایف ایس سی میڈیکل کرنے کے بعد حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) کی ہدایت کے مطابق کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور میں ایم بی بی ایس کلاس میں داخلہ لیا اور نومبر ۱۹۵۷ء میں ڈگری حاصل کر کے تحریک جدید میں حاضری دے دی۔

کچھ عرصہ آپ نے میو ہسپتال میں ہاؤس جاب بھی کیا اور ۱۸۔ جنوری ۵۹ء کو RADIOLOGY میں پوسٹ گریجوایٹ کورس کا سرٹیفکیٹ ملا۔ ۱۹۔ جنوری ۵۹ء کو آپ کی فضل عمر ہسپتال میں ڈپٹی چیف میڈیکل آفیسر کی آسامی پر تقرری کی گئی اور ۹۔ نومبر ۶۱ء تک آپ کو اس مرکزی ہسپتال میں خدمت کی توفیق ملی۔ ازاں بعد آپ کو سیرالیون اور نائیجیریا بطور میڈیکل مشنری نہایت اعلیٰ اور مقبول خدمت کے مواقع میسر آئے۔ کانو کا ہسپتال جیسا کہ آپ نے لکھا ہے ان کی کاوشوں کا نتیجہ تھا آپ نے بڑی ہی محنت اور تندہی سے اپنی جان کی بازی لگا کر اس ہسپتال کو چار چاند لگائے اور بنی نوع انسان کی خدمت کے نئے نئے دروازے کھولے آپ کو ۲۰ سال اس کی توفیق ملی اور ۱۱۔ جولائی ۱۹۸۱ء کو اسی خدمت کی سرانجام دہی کے دوران ہی اپنے مولیٰ کے حضور حاضر ہو گئے۔ ہم سب اللہ کے ہیں۔ اور اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ محترم ڈاکٹر صاحب نہایت متقی، نیک، مخلص درویش صفت، ہمدرد اور فدائی بندۂ خدا تھے کسی وقت خدا نے چاہا تو ان کے بارے کچھ تحریر کرنے کی توفیق پاؤنگا

(میں نے انہیں کبھی نہیں دیکھا تھا اس لئے ان کے نحیف الجثہ ہونے سے غلطی نہیں لگی بلکہ مکرم مولوی عبدالخالق صاحب کی باتوں سے۔ ان کے لئے تو وہ ایک ننھا بچہ ہی تھے اس لئے جس انداز سے انہوں نے ذکر کیا اس سے میں نے ان کی عمر کا اندازہ لگایا تھا۔ ڈاکٹر صاحب کو پہلی دفعہ نائیجیریا ہی میں دیکھا تھا۔ نسیم سیفی)

عظمت شہزاد صاحب فیصل آباد سے لکھتے ہیں

"اس وقت ایک اور مشکل آن پڑی ہے اس کو بھی حل کر دیجئے۔ ممنون ہونگا۔ وہ یہ کہ ۳۱۔ مئی ۱۹۹۲ء کے روزنامہ الفضل ربوہ میں مکرم مبارک احمد ساقی صاحب کا ذکر خیر کرتے ہوئے مکرم مولانا محمد صدیق صاحب گورداسپوری نے ایک مضمون لکھا ہے۔ اس میں صفحہ ۵ کالم ۵۔ سطر ۹۔ میں لکھا ہے کہ کسی کو کوئی علم نہیں چل رہا تھا۔ کہ کون کہاں ہے میں اسے پڑھتے ہوئے رک گیا ہوں اور میرے ذہن میں آپ کا یہ فقرہ تازہ ہو گیا ہے کہ آج غالب کی روح سے کوئی پوچھے کہ بور تو نہیں ہو گئے تو غالب ہمارا منہ تکیں گے کہ بور کیا ہوتا ہے۔ اور میں سوچ رہا ہوں کہ ہو سکتا ہے۔ ساٹھ ستر سال بعد علم بھی چلنا شروع کر دے"

مکرم عظمت صاحب! آپ ساٹھ ستر سال کے گذرنے کا کیوں انتظار کر رہے ہیں علم تو ہمیشہ سے چلتا ہی چلا آیا ہے اور جب علم آگے کو نہ چلے تو کہتے ہیں کہ وہ گندے پانی کی طرح سڑ جاتا ہے اسی لئے کہتے ہیں تاکہ علم دوسروں کو سکھانے سے اپنا علم بھی بڑھتا ہے۔ تو علم کا چلنا کوئی بری بات تو نہیں۔ لیکن اصل میں جو عام طور پر بات رائج ہے وہ علم کی جگہ پتہ ہے۔ پتہ نہیں چل رہا تھا لیکن یہ کیوں لکھا گیا کہ علم نہیں چل رہا تھا۔ اس کی ایک وجہ میں آپ کو بتاتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ جو لوگ پاکستان سے باہر کسی ایسے ملک میں جہاں انگریزی رائج ہے زیادہ دیر رہے ہوں۔ ان کی اردو میں انگریزی کے محاورے آجاتے ہیں۔ انگریزی کا طرزِ بیان اردو سے خاصا مختلف ہو سکتا ہے۔ لیکن انہیں عادت یہ ہو جاتی ہے کہ انگریزی فقرہ بولنے کی بجائے جب وہ اس کا ترجمہ اردو میں کرتے ہیں تو طرزِ بیان ان کا وہی رہتا ہے۔ گو فارورڈ (GO FORWARD) علم کیلئے بھی ہو سکتا ہے اور دوسری چیزوں کیلئے بھی ہو سکتا ہے اس لئے انگریزی میں جب یہ کہا جائے کہ کسی کا علم آگے نہیں چل رہا۔ تو غلط نہیں ہوگا۔ میں سمجھتا ہوں کہ مولانا محمد صدیق صاحب گورداسپوری جو ایک لمبا عرصہ سیرالیون، غانا (انگریزی بولنے والے ممالک) اور اس کے بعد امریکہ میں رہے ہیں ان سے ایسا فقرہ لکھا جانا کوئی عجیب بات نہیں ہے۔ اور اگر اردو اور انگریزی کا اسی طرح ملاپ ہوتا رہا تو میرے خیال میں ساٹھ ستر سال تک انتظار کرنے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ انگریزی زبان بھی دوسری زبانوں کی طرح آج سے ساٹھ ستر سال پہلے کی زبان نہیں رہی۔ بہت بدل گئی ہے۔ اب میں اس کی مثالیں کیا دوں اتنی مثالیں ہیں کہ اگر آپ ان پر غور کرنا شروع کریں تو آپ کو پتہ چلے گا کہ آج کی انگریزی اور آج سے بہت پہلے کی انگریزی میں بہت زیادہ فرق ہے۔ بہت زیادہ پہلے نہ بھی سہی کچھ دیر پہلے کی انگریزی کہہ لیجئے۔ اسی طرح اردو زبان میں بھی طرز بیان دوسری زبانوں سے لیا جا رہا ہے میں یہ تو نہیں کہوں گا کہ "کسی کو کوئی علم نہیں چل رہا تھا" ہی لکھنا چاہئے لیکن میں یہ بھی نہیں کہوں گا کہ یہ اتنا غلط ہے کہ یہ لکھا ہوا ناقابل قبول ہو۔ کہئے اب آپ کیا کہتے ہیں۔

کالج کے پروفیسر، سکول کے اساتذہ اور وقف عارضی

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث) مرزا ناصر احمد صاحب فرماتے ہیں:

"اسی طرح کالجوں کے پروفیسر اور لیکچرار۔ سکولوں کے اساتذہ، کالجوں کے سمجھدار طلباء بھی اپنی رخصتوں کے ایام اس منصوبہ کے ماتحت کام کرنے کے لئے پیش کریں۔ سکولوں کے بعض طلباء بھی اس قسم کے بعض کام کر سکتے ہیں۔ کیونکہ سکولوں کے بعض طلباء ایسے بھی ہوتے ہیں جو اپنی صحت اور عمر کے لحاظ سے اس قابل ہوتے ہیں کہ اس قسم کی ذمہ داریاں ادا کر سکیں۔ ان کو بھی اپنے نام اس تحریک کے سلسلہ میں پیش کر دینے چاہئیں بشرطیکہ وہ اپنا خرچ برداشت کر سکتے ہوں"

(خطبہ جمعہ۔ الفضل ۲۳۔ مارچ ۶۶ء ص۲)

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن و وقف عارضی۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات واقعات شخصیات ——— نون سین

دنیا بھر کے مہاجرین

اقوام متحدہ کے ہائی کمشنر برائے مہاجرین نے گذشتہ منگل کے روز کہا کہ سرد جنگ کے اختتام کے بعد سے دنیا کو تین کروڑ مہاجرین سے واسطہ پڑ رہا ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہیں کسی نہ کسی وجہ سے مجبوراً اپنے گھر بار اور اپنے وطن چھوڑنے پڑے۔ ان میں سے ۱۷ لاکھ ایسے مہاجرین ہیں جن کا ۹۰ فی صدی غریب ترین ملکوں میں بس رہا ہے۔ اقوام متحدہ کی اس وقت ہائی کمشنر برائے مہاجرین جاپان کی صداقو اوگاتا ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ ۱۹۷۰ء کے بعد سے مہاجرین کی تعداد بہت بڑھ گئی ہے۔ اس وقت ۸۰۰۰۰۰۰ مہاجر تھے لیکن اس کے بعد لاکھوں لاکھ دیگر افراد اس طرح مہاجر ہو گئے کہ انہیں اپنے ہی ملک میں اپنا گھر بار چھوڑ کر دوسری جگہوں پر بطور مہاجر زندگی بسر کرنا پڑی۔ موجود الوقت ۱۰ ہزار لوگ ہر روز اپنے گھروں سے بھاگ رہے ہیں جا رہے ہیں۔ سوڈان سے۔ صومالیہ سے۔ حبشہ سے۔ یوگوسلاویہ سے۔ یا برما کے ماین مار سے۔ جنوبی افریقہ۔ کمبوڈیا اور افغانستان میں تقریباً ۵ ہزار مہاجر ہر روز واپس اپنے گھروں کو جا رہے ہیں۔

ان باتوں کے پیش نظر وہ کہتی ہیں کہ آئندہ دس سال خاصے مشکلات کے ہوں گے۔ انہوں نے اس بات پر افسوس کا اظہار کیا کہ سرد جنگ کے خاتمے سے مہاجرین کا مسئلہ کسی طرح پر بھی حل نہیں ہوا۔ بلکہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ مسئلہ زیادہ گھمبیر ہو گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بوجہ اس کے کہ عالمی برادری میں مناقشات ہیں اور ریاستیں بھی ٹوٹ پھوٹ رہی ہیں صرف ایک بہت بڑی تعداد میں لوگوں کو ملکوں کی سرحدیں پار کر کے دوسرے ملکوں میں جانے کی ضرورت پیش آتی ہے بلکہ وہ اپنے ملک کی سرحدوں میں بھی مہاجر بن جاتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس کے متعلق کئی ردّیے ہیں۔ ایک تو افغانستان کمبوڈیا اور انگولا میں جسے مثبت رویہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ لوگ اپنے اپنے گھروں کو واپس جاتے ہیں لیکن بعض لوگ حال ہی میں مہاجرین کی فہرست میں شامل ہوئے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جو یوگوسلاویہ سے اور سوویٹ یونین کے ٹوٹ پھوٹ جانے سے دوسری ریاستوں سے مہاجرین کر دوسرے ملکوں میں گئے ہیں۔ جہاں تک یوگوسلاویہ کا تعلق ہے۔ یہاں سے اندازاً پندرہ لاکھ افراد گھر بار چھوڑ چکے ہیں۔ افریقہ میں حبشہ ایک ایسی جگہ ہے جہاں جان و مال کی حفاظت کا کوئی یقین نہیں پیدا کیا جا سکتا۔ یہاں پر علاقائی اور قبائلی جھگڑے ہیں اور یہ سوڈان تک پہنچتے ہیں اور صومالیہ میں مسلسل خانہ جنگی جاری ہے ان تمام علاقوں سے لوگ مہاجر بن رہے ہیں۔ اسی طرح ہائیٹی، ویٹ نام، اور البانیہ سے کشتیوں میں ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے والے لوگ بھی غربت کے باعث اور اسی طرح سیاسی دباؤ کی وجہ سے اپنے گھر بار چھوڑ کر دوسرے علاقوں میں جا رہے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ ان کی تنظیم دو لاکھ سے ساڑھے تین لاکھ کمبوڈین مہاجرین کو اس سال کے اختتام تک اپنے ملک واپس پہنچانا چاہتی ہے۔ یہ لوگ اس وقت تھائی لینڈ میں موجود ہیں۔

جہاں تک اقوام متحدہ کے مہاجر دفتر کا تعلق ہے یہ ۱۹۵۱ء میں کھولا گیا تھا۔ تاکہ کمیونسٹ ملکوں سے تشدد کے باعث بھاگنے والوں کی مدد کی جا سکے۔

حقیقت یہ ہے کہ حالات کیسے بھی ہوں کسی شخص کا دل یہ نہیں چاہتا کہ وہ اپنا ملک چھوڑ دے۔ جب تک وہ تشدد اور مزاحمت کی انتہائی حدوں کو نہ دیکھ لے۔ جو لوگ اپنے ملک میں سکون کی زندگی نہیں گذار سکتے۔ اور جن کی جانیں اور جن کے مال ہر وقت خطرے میں ہیں وہ اپنے ملکوں کو چھوڑ کر جہاں بھی ان کے سینگ سمائیں جانے کیلئے تیار رہتے ہیں۔ اور چونکہ عالمی برادری اس سلسلے میں کچھ نہیں کر سکی سوائے اس کے کہ لوگوں کے مہاجر بن جانے کے بعد ان کی امداد کی جائے اس لئے لوگ اپنے گھروں کو چھوڑنے پر مجبور ہو رہے ہیں اور شاید ایک لمبے عرصے تک مجبور ہوتے رہیں گے۔

معمر قذافی کی مشکل

جن حالات میں سے لیبیا اس وقت گذر رہا ہے ان میں اس بات کا امکان ہوتا ہے کہ ملک کے کچھ باشندے مصائب برداشت نہ کر سکیں اور ملکی پالیسی کی مخالفت پر آمادہ ہو جائیں۔ جنرل پیپلز کانگریس جس کا حال ہی میں اجلاس ہوا تھا اس کے بعض اراکین نے بھی اس قسم کا مظاہرہ کیا لیکن کہتے ہیں کہ معمر قذافی ایک مضبوط رہنما ہے اور اس بات کی کسی شخص کو توقع نہیں کرنی چاہئے کہ کچھ لوگ اس کی مخالفت کر کے اسے برسر اقتدار نہیں رہنے دیں گے۔ معمر قذافی کا حالات پر پوری طرح قابو ہے انہیں انٹیلیجنس سروسز پر اپنے اعتماد کو بحال رکھنا ہے۔ اگر یہ فیصلہ ہو جائے کہ ان دو افراد کو جن پر جہاز کی تباہی کا الزام ہے امریکہ یا برطانیہ کے سپرد کر دیا جائے۔ تو معمر قذافی کے لئے حالات مشکل ہو جائیں گے کیونکہ انٹیلیجنس سروسز کا اعتماد اٹھ جائے گا ویسے بھی وہ اس اصول کی پیروی کرنا چاہتے ہیں کہ کوئی دوسرا ملک ان کے باشندوں پر مقدمہ نہیں چلا سکتا۔ ہر ملک کے قوانین اسی کے باشندوں پر لاگو ہوتے ہیں نہ کہ دوسرے ممالک کے باشندوں پر بھی۔ برطانیہ اور امریکہ اس بات پر تو زور دے سکتے ہیں کہ لیبیا ان دو افراد پر مقدمہ چلائے اگر یہ مجرم ثابت ہو جائیں تو قرار واقعی سزا دے۔ لیکن وہ ایسا نہیں کر سکتے۔ کہ ان کے باشندوں کو اپنے ملک میں لے جا کر ان پر مقدمہ چلائیں۔

نئی ریاستیں اور منشیات

منشیات کے عالمی ماہرین کا خیال ہے کہ سابق سوویت یونین کی ریاستوں میں منشیات کا کاروبار خطرناک حد تک بڑھنے کا خطرہ ہے۔ اقوام متحدہ کے عالمی ڈرگ کنٹرول پروگرام کے ایک افسر نے جب اس سال کے شروع میں ان ممالک کا دورہ کیا تو پتہ چلا کہ وہاں کتابی یعنی پوست جنگلوں میں بہت زیادہ اگی ہوئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم اس بات سے بالکل مایوس ہیں۔ کیونکہ چند ہی سالوں میں یہ مسئلہ خاصا گھمبیر ہو جائے گا۔ اقوام متحدہ کی ٹیم جس نے یوکرائن، بلارس، روس، ازبکستان، کرغستان اور تاجکستان کے علاوہ کرگیاستان کا دورہ کیا۔ انہوں نے دیکھا کہ پوست بہت زیادہ اگی ہوئی ہے جسے خاصی بڑی تجارت میں تبدیل کیا جا سکتا ہے۔ کرغستان میں ۱۴۰،۰۰۰ ہیکٹرز یعنی ۳۵۰،۰۰۰ ایکٹر کا علاقہ پوست والا ہے۔ کرغستان میں ۷،۰۰۰ ہیکٹر۔ اس سرکاری افسر نے کہا کہ چونکہ سرحدی طور پر ابھی اتنی سختی سے کنٹرول نہیں کیا جاتا اس لئے کامن ویلتھ آزاد ریاستوں میں آپس میں منشیات کی تجارت بڑھنے کا امکان ہے۔ ان کی سرحدیں افغانستان، چین، ایران اور ترکی کے ساتھ لگتی ہیں۔ وہاں بھی کچھ زیادہ کنٹرول نہیں ہے۔ ان سب باتوں کے پیش نظر کہا جا سکتا ہے کہ آئندہ چند سالوں میں ان علاقوں میں منشیات کا کاروبار بہت ترقی کر جائے گا۔

میکارتھر گرانٹ

شکاگو سے ملنے والی اطلاع میں بتایا گیا ہے کہ میکارتھر فاؤنڈیشن نے ذہانت گرانٹ ۲ء۱۰ ملین ڈالر کی رقوم ادا کی ہیں۔ ان میں ایک رقاصہ اور ایک سیاہ فام میئر عورت نے یہ گرانٹ وصول کی۔ ان کے علاوہ کچھ صحافیوں کو، دانشوروں کو، سائنس دانوں کو، آرٹسٹوں کو اور ظلم کے خلاف جہاد کرنے والوں کو یہ رقوم ادا کی گئیں۔ ہر شخص کو کم از کم ایک لاکھ پچاس ہزار ڈالر دئے گئے۔ بعض کو تین لاکھ پچھتر ہزار ڈالر کی رقم بھی ملی۔ یہ ان کی پانچ سال کی گرانٹ ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ تیس ہزار سے لے کر پچھتر ہزار ڈالر سالانہ کی گرانٹ ہے۔ اس گرانٹ کے نتیجہ میں یہ سب لوگ اپنے اپنے کام کو بہتر طریق سے جاری رکھ سکیں گے۔

رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ گرانٹ دینے کے لئے اس بات کا اندازہ لگایا جاتا ہے کہ خاص طور پر کون کون سے لوگ کس شعبے میں انتہائی ذہانت کا اظہار کر رہے ہیں۔ اسکے لئے جو کمیٹی ذمہ دار ہے۔ اسکے پاس بہت سے نام آتے ہیں۔ اور ناموں کے ساتھ ان کے کام بھی۔ چنانچہ کمیٹی فیصلہ کرتی ہے کہ کون کون کس گرانٹ کا حقدار ہے۔ اور انتخاب کے بعد پانچ سال کی گرانٹ مل جاتی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ رقم اپنے اپنے شعبے میں کام کرنے کے لئے خاصی ممد ثابت ہوتی ہے۔ اور اسی طرح ملک کے مختلف سطح سے مختلف شعبوں میں کام کرنے والوں کو مدد دے کر ملک کے عالمی معیار کو بڑھانے کا ذریعہ بنتی ہے۔

نری باتیں کام نہ آئیں گی۔ پس چاہیئے کہ انسان پہلے اپنے آپ کو دکھ پہنچائے تا خدا تعالیٰ کو راضی کرے۔ اگر وہ ایسا کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی عمر بڑھا دے گا۔ اللہ تعالیٰ کے وعدوں میں تخلف نہیں ہوتا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۲۰ جون ۱۹۹۲ء کے شمارہ میں پیسٹنگ کی غلطی کی وجہ سے اس مضمون میں خلط ملط ہو گیا تھا اس لئے اب اسے درست کر کے دوبارہ شائع کیا جا رہا ہے۔

ہماری تاریخ

حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب موجود، امام جماعت۔ اپنی ایک تصنیف میں فرماتے ہیں:۔

"ظاہر ہے کہ تصنیف کے کام کو اچھی کتابوں کا مہیا ہونا اور مطالعہ کی ضرورتیں لازم ہیں۔ چنانچہ اس قومی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے آپ (حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد) کی تحریک پر انجمن تشحیذ الاذہان نے قادیان میں پہلا دار المطالعہ قائم کیا۔ تشحیذ میں اس تحریک کا ذکر کرتے ہوئے حضرت صاحبزادہ صاحب لکھتے ہیں۔

"اس ضرورت کو پورا کرنے کیلئے لازمی ہے کہ ہم اس تمام ذخیرہ کتب کو جمع کریں جو ہمارے مذہبی علوم کے سلسلے میں کار آمد ہو سکتے ہیں۔ مگر قادیان میں اس قسم کی کوئی لائبریری نہیں جہاں بیٹھ کر احمدی خواہ قادیان کے یا باہر کے آئے ہوئے کسی وقت کتب دینیہ کے مطالعہ سے اپنے ذخیرہ معلومات کو بڑھا سکیں۔ اس لئے انجمن تشحیذ الاذہان نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ اس ضرورت کو پورا کریں۔ اور حضرت امام جماعت کے مشورہ سے ایک دار الکتب یا لائبریری کھولنے کی صلاح ہے جو دن کے اکثر حصہ میں کھلا رہیگا اور وہ لوگ جو قادیان آتے ہیں بجائے اپنا وقت کسی اور جگہ لگانے کے اس جگہ بیٹھ کر دینی علوم میں ترقی کر سکیں گے۔ اس کتب خانہ میں حضرت اقدس کی کل کتب اور اشتہار اور دیگر تمام احمدیوں کی کتابیں خواہ کسی زبان میں ہوں رکھی جائیں گی۔ اور اس کے علاوہ کتب حدیث اور تاریخ وغیرہ بھی رکھی جائیں گی۔"

یہ کام جس عمدگی اور سنجیدگی اور جس اہتمام اور باقاعدہ منصوبہ بندی کے ساتھ کیا گیا۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے اخبار بدر ۱۲ مئی ۱۹۱۰ء لکھتا ہے

"انجمن تشحیذ خوب ترقی کر رہی ہے لائبریری کا انتظام اعلیٰ پایہ پر زیر غور ہے ساڑھے دس ماہ سے جو فہرست کتب تیار ہو رہی ہے۔ اللہ نے چاہا تو اب جلد مکمل ہونے والی ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ عنقریب ہم ہندوستان اور مصر سے اردو و عربی چیدہ اخبارات اس کی میز پر دیکھیں گے۔"

صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب کو نوجوانوں کی سدھار کا خاص خیال رہتا ہے۔ آپ نے ان کالجیٹوں یا طالب علموں کے لئے جو بعد الامتحان یا سمر ویکیشن دار الامان میں آتے ہیں ایک تعلیمی نصاب تیار کیا ہے جس میں قرآن و حدیث کا ایک حصہ قصیدہ بہشتی وغیرہ شامل ہیں۔ آپ بڑی محنت سے ان کو پڑھاتے ہیں۔ اور عربی سے اور دین سے عمدہ واقفیت کرا دیتے ہیں یہ بہت ہی مفید کام ہے۔ اللہ تعالیٰ توفیق بخشے۔

اخبار الحکم قادیان ۷۔ دسمبر ۱۹۱۲ء کا ایک نوٹ۔

اس ہفتہ کی ولائتی ڈاک ہمارے اولوالعزم مخدوم حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے کئی خط لے کر آئی۔ جو ہمارے امام جماعت کے نام ہیں۔ ان خطوط کو پڑھ کر ہر ایک احمدی کا دل دین کے لئے جوش سے متحرک ہو گا۔ میری اپنی تو یہ حالت تھی کہ حضرت صاحب اپنی غائت شفقت سے جب ان خطوط کا مضمون آج ۲ دسمبر کو مجھے زبانی سنا رہے تھے تو وجد کی سی حالت پیدا ہو رہی تھی اور میں حضرت کے چہرے کو دیکھتا اور ان کی آواز کو سنتا تو اس سے مجھے ایسا معلوم ہوتا کہ آپ پر جوانی کا زمانہ عود کر آیا ہے۔ چہرے پر مسرت (ایسی مسرت جو حمد الٰہی سے ملی جلی ہو) کا خون دوڑتا تھا۔ اور آواز میں بھی جوش ایسا جوش جو حمداً للہ و شکراً للہ سے مملو پایا جاتا تھا۔ حضرت صاحبزادہ صاحب کے ایک فقرے کا مفہوم جب آپ نے سنایا کہ دعاؤں کی بڑی تحریک ہوئی تو میں نے عرض کیا کہ حضور نے خود ایک مرتبہ (۔) کے فیوض میں یہ بات بتائی تھی۔ کہ دعاؤں کے بڑے موقعے ملتے ہیں۔ غرض (حضرت صاحب) کو بڑی خوشی ان خطوط کو پڑھ کر ہوئی۔ خدا تعالیٰ کے محض فضل سے یہ خطوط مجھ کو مل گئے ہیں۔ میں احمدی قوم میں (۔) سے آتے ہوئے نامہ محمود کو شائع کرنے کی عزت حاصل کرتا ہوں ان خطوط کے مطالعہ سے حضرت صاحبزادہ صاحب کی پاک سیرت، ان کے پاک مقاصد و اغراض کا پتہ لگے گا۔ کیونکہ سیرت کا مطالعہ کسی شخص کی خواہشوں اور دعاؤں سے خوب ہوتا ہے۔ بہرحال حضرت صاحبزادہ صاحب کی دعاؤں سے آپ کی سیرت کا پتہ لگے گا۔

ان خطوط پر میں اس وقت اور کوئی ریمارک نہیں کرتا۔ شوق محبت بہت کچھ لکھانا چاہتی ہے اور اشاعت کی عجلت قلم روکنے پر مجبور کرتی ہے۔ اس لئے اصل خطوط کو ذیل میں درج کرتا ہوں اور درخواست کرتا ہوں کہ احباب اپنے اولوالعزم مخدوم کے لئے بیش از بیش دعائیں کریں جو ان کے لئے خدا تعالیٰ کے فضل کے مقامات میں بھی دعائیں کر رہا ہے۔ عجیب بات ناظرین کو یہ معلوم ہو گی کہ ایک طرف حضرت امام جماعت نے حضرت صاحبزادہ صاحب کو (۔) سے دار الامان واپس آنے کا خط لکھا۔ اور دوسری طرف خدا تعالیٰ نے ایسے سامان پیدا کر دیئے کہ وہ جنوری یا فروری میں واپس آجائیں۔ اللہ تعالیٰ ان کا حامی و ناصر ہو۔ ایڈیٹر"

عبدالستار خان

سپین سے کراچی تک

سپین کے صوبہ اندلس کے ایک چھوٹے سے گاؤں پیدرو آبادہ سے خاکسار نے مع اہل و عیال اپنے سفر کا آغاز کیا یہ قصبہ قرطبہ شہر سے ۳۴ کلومیٹر کے فاصلہ پر نیشنل شاہراہ نمبر ۴ پر واقع ہے۔ اس قدیم۔ صاف ستھرے اور تاریخی قصبہ کی آبادی قریباً تین ہزار نفوس پر مشتمل ہے۔ ۱۲۳۴ء میں عیسائیوں نے قرطبہ شہر کو فتح کرنے کے لئے اسی گاؤں میں (جو اس وقت ایک چٹیل میدان تھا) فوجی چھاؤنی بنائی تھی اور دو سال کی جدوجہد کے بعد ۱۲۳۶ء میں قرطبہ شہر اور ارد گرد کے تمام مسلم علاقوں پر قبضہ کر کے مسلمانوں کو بزور شمشیر اپنا مذہب تبدیل کرنے پر مجبور کیا تھا۔

یہاں کے باشندوں میں عربوں کے رسم و رواج اور اخلاق و عادات کا اب بھی نمایاں اثر دکھائی دیتا ہے۔ یہ لوگ انتہائی خوش اخلاق۔ خوش گفتار ملنسار اور مہذب ہیں۔

اپنے دوستوں۔ عزیزوں اور گاؤں کے باشندوں نے ہمیں نہایت محبت اور پیار اور دعاؤں کے ساتھ الوداع کیا۔ میڈرڈ میں ہم نے دو یوم قیام کیا اور میڈرڈ کے بعض اہم تاریخی مقامات کی سیر کی۔ میڈرڈ سپین کا دار الحکومت ہے۔ جسکی آبادی قریباً پانچ ملین نفوس پر مشتمل ہے۔ سارے شہر میں زیر زمین دوز ریلوے کا جال بچھایا گیا ہے۔ اسکی کشادہ سڑکیں، بلند و بالا عمارتیں، خوبصورت پارک اور باغات اسکی رونق کو دوبالا کرتے ہیں۔ یہاں سے رشین ایر لائن (AEROFLOT) کے ذریعہ ماسکو کیلئے روانگی تھی دوستوں اور احباب کرام نے دردمندانہ دعاؤں کے ساتھ ہمیں ائیر پورٹ پر پہنچ کر الوداع کیا۔ چھ گھنٹے کی پرواز کے دوران مشروبات اور چائے وغیرہ سے تمام مسافروں کی تواضع کی گئی۔ دوپہر کا کھانا رشین سبزیوں پر مشتمل تھا۔ جو ہمارے ذوق کے مطابق نہ تھیں۔

ماسکو کی انٹرنیشنل ائیرپورٹ پر اترنے سے قبل رات کی تاریکی میں سارا شہر بجلی کے قمقموں کی روشنی سے انتہائی خوبصورت اور دلکش منظر پیش کر رہا تھا۔ جہاز سے اترنے کے بعد امیگریشن آفس میں پہنچے تو متعلقہ آفیسر نے ہمارے پاکستانی پاسپورٹ دیکھکر ٹرانزٹ ویزا دینے سے انکار کر دیا۔ دریافت کرنے پر پتہ چلا کہ چونکہ ہمارے تین بچوں کے اسماء ان کی والدہ کے پاسپورٹ میں درج ہیں۔ لیکن انکی تصاویر پاسپورٹ پر نہیں لگی ہوئیں۔ اس لئے کیونکر معلوم ہو کہ وہ ہمارے بچے ہیں۔ صرف پاسپورٹ پر اسماء کا درج ہونا کافی نہیں۔ اسلئے ویزا کا حصول ناممکن ہے۔ اس جواب سے خاصی پریشانی ہوئی کہ اب کیا کیا جائے۔ چنانچہ خاکسار کی اہلیہ محترمہ نے توجہ دلائی کہ ہمارے بچوں کے سپینش ریذیڈنٹ کارڈ الگ الگ بنے ہوئے ہیں جن پر ان کی تصاویر چسپاں ہیں۔ خاکسار نے وہ کارڈ لے کر امیگریشن آفیسر کو دکھائے اور بتایا کہ ہم تو سپین میں لمبے عرصہ سے رہ رہے ہیں اور یہ ان کے سپینش ریذیڈنٹ کارڈ ہیں۔ متعلقہ آفیسر نے بڑے غور و خوض سے انہیں دیکھکر آخر کار ہمیں ٹرانزٹ ویزا دے ہی دیا۔

وہاں سے فراغت کے بعد سوچا کہ ائیرپورٹ سے باہر نکل کر کسی ٹیکسی یا بس کے ذریعہ پہلے ہی سے بک شدہ ہوٹل میں جا کر رات گزاریں۔ لیکن اس منزل سے باہر نکلنے کا کوئی دروازہ نہیں کھلا تھا۔ لہٰذا دوسری منزل پر گئے۔ ایک جگہ مسافروں کا ہجوم نظر آیا۔ وہاں ہم بھی پہنچ گئے۔ سب مسافر کسی ایجنٹ اور ائیرپورٹ کے متعلقہ عملہ کی آمد کے منتظر تھے۔ آخر ڈیڑھ گھنٹہ کی انتظار کے بعد متعلقہ عملہ اور ایجنٹ حضرات تشریف لائے۔ اور باری باری مسافروں کو ان کے ہوٹلوں میں اپنی نگرانی میں بھجوانا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شروع کر دیا۔ اور ہمیں بھی ایک بس کے ذریعہ امیگریشن آفس کی نگرانی میں ائرپورٹ سے قریباً ۲/۱ ۲ کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ہوٹل میں بھجوایا گیا۔ ہم اپنا سامان اپنے رہائشی کمروں میں رکھنے کے بعد ڈائننگ روم کی طرف جانے لگے تو ہوٹل کی گیلری میں ایک ادھیڑ عمر کی رشین مسلم بڑھیا خاتون بڑی خندہ پیشانی سے ملی۔ جس نے ٹوٹی پھوٹی عربی اور اشاروں کی زبان میں بتایا کہ وہ اللہ کے فضل سے مسلمان ہے اور ہماری ملاقات سے بہت خوش ہے۔ نیز بتایا کہ یہاں بہت ہی غربت ہے۔ میں اس ہوٹل میں ملازم ہوں۔ اگر آپ کو کوکا کولا یا کسی مشروب کی ضرورت ہو تو میں کم قیمت پر آپ کو مہیا کر دوں گی۔ کیونکہ ہوٹل کے ڈائننگ روم میں یہی مشروبات بہت مہنگے ملتے ہیں۔

ہم نے اس سے کھانے سے واپسی پر خریدنے کا وعدہ کیا۔ ڈائننگ روم پہنچے۔ جو پرانی طرز کا بنا ہوا تھا۔ کرسیاں اور میز بھی بڑے پرانے دکھائی دے رہے تھے۔ حلال طیب کھانا منگوایا تو رشین ابلی ہوئی سبزیاں ہمیں دی گئیں۔ جو ہم میں سے کسی کو پسند نہ آئیں۔ سادہ پانی منگوایا تو جواب ملا کہ نہیں مل سکتا۔ البتہ بند بوتلوں میں بھرا ہوا سادہ پانی یا اور کوئی مشروب خریدا جا سکتا ہے۔

ہم نے کوکا کولا اور سادہ پانی کیساتھ خشک روٹی کے ٹکڑے کھا کر گزارہ کیا اور اللہ کا شکر ادا کیا۔ ڈائننگ روم سے واپسی پر وہی مسلم خاتون ہمارے انتظار میں کھڑی تھیں۔ ہم نے اپنی ضرورت کیمطابق کچھ مشروبات خریدے اور وہ ہمیں بہت دعائیں دینے لگی۔ اب رات کافی گزر چکی تھی لہذا آرام کرنیکے لئے اپنے رہائشی کمروں میں پہنچے تھکاوٹ سے برا حال ہو چکا تھا۔ جلد ہی نیند کی آغوش میں آ گئے اگلے روز صبح کی نماز کی ادائیگی کے بعد نیند کی کمی دور کرنے کے لئے پھر سو گئے بیداری پر ناشتہ کرنیکے لئے ڈائننگ روم گئے تو پتہ چلا کہ ناشتہ کا وقت گزر چکا ہے اسلئے ناشتہ نہیں ملے گا۔ بچوں کے لئے دودھ مانگا تو جواب انکار میں ملا ہوٹل سے باہر جا کر اشیاء خوردنی خریدنے کیلئے اجازت مانگی تو اس میں بھی ناکامی ہوئی اسکی وجہ یہ بتائی گئی کہ آپ ٹرانزٹ ویزے پر ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ آپ مقررہ جگہ سے باہر نکل کر شہر میں کہیں آ جا نہیں سکتے۔ اسلئے دوپہر کے کھانے سے قبل کچھ نہ ملے گا۔ دوپہر تک بھوک خاصی چمک اٹھی تھی۔ مگر اس بار بھی حلال طیب کھانا صرف رشین سبزیوں اور آلوؤں کے چپس پر ہی مشتمل تھا۔ سب نے آلوؤں کے تھوڑے سے چپس پر ہی گزارہ کر لیا اور سبزیوں کو ہاتھ بھی نہ لگایا۔ چائے کی جگہ قہوہ ملا۔ دودھ کا مطالبہ کیا تو جواب ملا کہ یہاں اسکی بہت کمی ہے۔ خود رشین لوگ لمبی لمبی قطاروں میں کھڑے ہو کر دودھ خریدتے ہیں اسلئے ہوٹلوں پر چائے وغیرہ کے لئے دودھ میسر نہیں ہو سکتا۔ البتہ آئس کریم ہے وہ چائے میں ڈال کر اس کا رنگ سفید کر لیں۔ آئس کریم کا نام سننا تھا تو بچوں کی جان میں جان آئی اور اس کا مطالبہ کر ڈالا۔ جو خاصی مہنگی خریدی گئی۔

کھانے سے فراغت کے بعد ہوٹل کی کھڑکیوں سے باہر جھانکا تو ہر طرف برف سے ڈھکے ہوئے مکانات، درخت۔ اور سبزہ زار نہایت خوبصورت اور دلکش نظارہ پیش کر رہے تھے۔ جس پر بچوں نے برف پر کھیلنے کا ارادہ کر لیا۔ پہلے تو حفاظتی گارڈ نے جو رشین پولیس کی وردی میں ملبوس تھا اور اسلحہ سے پوری طرح لیس تھا نے صاف انکار کر دیا کہ ٹرانزٹ پر آنے والے مسافر ہوٹل سے باہر نہیں جا سکتے۔ تاہم بچوں کے اصرار پر کچھ دیر کے لئے رحم دل محافظ نے ہوٹل کے صحن میں برف پر جانے کی اجازت دے دی۔ اور بچوں نے وہاں کھیلنا شروع کر دیا۔ کھیلتے کھیلتے ایک بچہ اچانک ہوٹل کے صحن کے مقفل گیٹ تک پہنچ گیا۔ اس پر حفاظتی گارڈ نے کرخت لہجے میں فوراً واپسی کا حکم دے دیا کہ اب واپس کمروں میں چلے جاؤ۔

ہوٹل کی انتظامیہ سے خاکسار نے درخواست کی کہ اگر اجازت دیں تو چند گھنٹے شہر کی سیر کر لی جائے تو پتہ چلا کہ روزانہ ناشتہ کے بعد امیگریشن محافظین کے ہمراہ ایک بس ٹرانزٹ پر آئے ہوئے مسافروں کو سیر کروانے شہر لے جاتی ہے۔ اور آج کی بس جا چکی ہے۔ کل کا انتظار کریں۔ خاکسار نے کہا کہ آج رات ہماری روانگی ہے ہم ٹیکسی وغیرہ لے کر سیر کر کے واپس آ جاتے ہیں۔ مگر اسکی اجازت نہ ملی۔ استقبالیہ پر متعین ایک خاتون نے دوران گفتگو اپنے ملک کے بارے میں بتایا ہم لوگ بہت مشکلات کا شکار ہیں۔ مہنگائی حد سے زیادہ ہے۔ اگر پیسے ہوں تب بھی بعض اوقات ضرورت کی اشیاء میسر نہیں آتیں۔ اس نے مزید بتایا کہ میں نے جو سادہ سویٹر پہنا ہوا ہے یہ میری بہن نے ہالینڈ سے تحفۃً مجھے بھیجا ہے۔ میری تنخواہ اس قدر کم ہے کہ ایک ماہ کی تنخواہ میں یہ معمولی اور سادہ سویٹر یہاں نہیں خرید سکتی۔

شام کو کھانے سے فراغت کے بعد پرواز سے چار گھنٹہ قبل امیگریشن کے عملہ کی بس نے ہمیں ہوٹل سے ائرپورٹ پہنچا دیا۔ انتظارہ گاہ میں بہت مشکل سے وقت گزارا گیا۔ ڈیوٹی فری شاپ سے بچوں کے لئے کچھ بسکٹ اور مشروبات خریدی گئیں۔ جو سپین کی نسبت کافی مہنگی تھیں۔ آخر کار رات ساڑھے بارہ بجے ماسکو سے کراچی کیلئے جہاز کی روانگی ہوئی۔ جو مسافروں سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ AEROFLOT ۔ (رشین ایر لائن) کا یہ جہاز بہت پرانا تھا۔ پرواز کی ابتداء میں جب ہچکولے کھانے لگا تو سب مسافروں کو رب کریم یاد آ گیا۔ اور دعائیں کرتے ہوئے بالآخر کراچی اپنی منزل مقصود تک آ پہنچے۔

ملکی خبریں

○ چیف الیکشن کمشنر نے کہا ہے کہ کراچی میں جن اراکین اسمبلی نے استعفے دیئے ہیں انکی خالی سیٹوں پر ۶۰ روز کے اندر اندر ضمنی انتخابات کرائے جائیں گے۔

○ کراچی کے میئر ڈاکٹر فاروق ستار نے کہا ہے کہ اگر ضمنی انتخابات ہوئے تو ایم کیو ایم ان میں حصہ لے گی۔ انہوں نے کہا کہ پتہ چل جائے گا کہ عوام کس کے ساتھ ہیں۔ حکومت ان نشستوں کو "لوٹ کا مال" نہ سمجھے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ حکومت نے وفاقی وزیر اسلام نبی کو اسلام آباد میں یرغمال بنالیا ہے۔

○ ایم کیو ایم کے بارہ اراکین قومی اسمبلی کے مستعفی ہونے کے بعد دو اراکین نے استعفوں کی تردید کر دی ہے۔

○ کراچی کے میئر نے کہا ہے کہ سندھ کے وزیر اعلیٰ سید مظفر شاہ ایم کیو ایم کے اراکین صوبائی اسمبلی کو توڑنے میں ناکام رہے ہیں۔ اب تھک کر اسلام آباد آ گئے ہیں۔

○ گورنر سندھ اور وزیر اعلیٰ اسلام آباد پہنچ گئے ہیں۔ انہوں نے صدر اور وزیر اعظم سے ملاقاتیں کی ہیں۔ ایک معتبر ذریعے نے بتایا ہے کہ انہوں نے سندھ کی حکومت چلانے سے معذوری ظاہر کی ہے۔

○ وزیر اعلیٰ سندھ کے مشیر عرفان اللہ مروت نے ان خبروں کی سختی سے تردید کی ہے کہ صدر مملکت بیمار ہیں اور علاج کے لئے بیرون ملک جا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں بھاگ کر نہیں گیا تھا۔ اگر میرے خلاف مقدمات ہیں تو میں ان کا سامنا کروں گا۔ میں نے کوئی ایسے کام نہیں کئے کہ بے نظیر یا ان کے بھائیوں کی طرح ملک سے باہر جاتا۔

○ امیر جماعت اسلامی نے سہ پہر کو منصورہ میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ آئینی بحران پیدا کرنے میں ہم پیپلز پارٹی کا ساتھ نہیں دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ہم موجودہ حکومت کو جلدی میں نہیں گرانا چاہتے۔ انہوں نے پیپلز پارٹی کے فاروق لغاری کی تجویز سے اتفاق نہیں کیا۔ جنہوں نے حکومت کو ختم کرنے کے لئے جلسے جلوسوں کی بات کی تھی۔ امیر جماعت اسلامی نے اسے غیر جمہوری طریقہ قرار دیا۔ انہوں نے پیپلز پارٹی کے اراکین کے متوقع استعفوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اس صورت میں نئے انتخابات ہونے چاہئیں انہوں نے سندھ آپریشن کو ناکام قرار دیتے ہوئے کہا کہ اب بھی عقوبت خانے قائم ہیں۔

○ سابق چیف آف آرمی سٹاف جنرل اسلم بیگ نے کہا ہے کہ بھارت سے جنگ کا خطرہ ہے اور پاکستان کا مددگار دنیا میں کوئی ملک نہیں۔ انہوں نے کہا کہ روس چند سال بعد پھر سپر طاقت بننے والا ہے اس لئے اس سے دوستی کی جائے۔

بقیہ: صـ۳ سے آگے

اور فرمایا اسلام اپنے جوبن پر ہے پھر تو اپنی اس طرح مردہ شکل کیوں بنائے ہوئے ہے تو حقیقت یہ ہے کہ انسان کی ظاہری شکل اس کے باطن پر دلالت کرتی ہے۔ اور اس کی باطنی حالت کا اس کے ہمسایہ پر اثر پڑتا ہے۔

(حضور نے یہ ارشاد ۵۔ نومبر ۱۹۵۴ء کو فرمایا)

بقیہ: صـ۱ سے آگے

بڑی حسین ہستی ہے۔ بڑا پیار کرنے والی ہستی ہے، بڑی دیالو ہستی ہے اور بہت بخشش کرنے والی ہستی ہے۔ اس کے ساتھ ہمارا زندہ تعلق پیدا ہو جائے تا کہ جس مقصد کے لئے ہمیں پیدا کیا گیا ہے۔ وہ پورا ہو۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۷۔ اکتوبر ۱۹۷۷ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غیر ملکی خبریں

○ افغانستان کے صدر پروفیسر ربانی نے سابق صدر نجیب اللہ کو حکم دیا ہے کہ وہ اقوام متحدہ کے دفتر سے نکل کر خود کو عدالت کے سامنے پیش کر دیں انہوں نے کہا کہ نجیب اللہ سمیت تمام لوگ جنہوں نے عوام کو کچلنے کا جرم کیا انہیں معاف نہیں کیا جائے گا۔

○ اردن میں ۳۵ سال کے بعد سیاسی جماعتوں سے پابندیاں اٹھالی گئی ہیں۔

○ مشرقی پنجاب سے بھارتی فوج کا بڑا حصہ واپس بلایا جا رہا ہے۔

○ عراق نے اس خبر کی تردید کی ہے کہ صدر صدام حسین کی حکومت کا تختہ الٹنے کی کوشش کی گئی ہے۔ ادھر صدر امریکہ نے کہا ہے کہ گذشتہ ہفتے عراق میں کچھ ضرور ہوا ہے۔

○ میونخ میں ہزاروں افراد نے سات بڑے صنعتی ملکوں کی اقتصادی پالیسیوں کے خلاف مظاہرہ کیا۔

○ سات بڑے صنعتی ملکوں نے یوگوسلاویہ کو سخت انتباہ کیا ہے کہ اگر بوسنیا کو امداد کی فراہمی میں رکاوٹ ڈالی گئی اور جنگ ختم نہ کی گئی تو اس کے خلاف فوجی کارروائی کی جائے گی۔

○ بھارت نے بنگلہ دیش سے استدعا کی ہے کہ اپنے اخبارات سے ہمارے خلاف پروپیگنڈہ ختم کرائیں۔ اخبارات نے بھارت پر الزام لگایا تھا کہ چینی سفارت خانے پر حملے میں اس کا ہاتھ تھا۔

○ کابل میں سخت بے چینی اور افراتفری کا عالم ہے۔ ازبک ملیشیا اور حزب اسلامی میں جھڑپیں جاری ہیں۔

○ امریکہ کے خفیہ اداروں نے کہا ہے کہ اب روس سپر نہیں بلکہ سپریم طاقت بننے کی تیاریاں کر رہا ہے اور اس نے اپنے محکمہ جاسوسی کو نئے سرے سے منظم کر دیا ہے۔

اعلان تعطیل

مورخہ ۱۱، ۱۲ جولائی (ہفتہ اتوار) کو محرم کے سلسلے میں دفتر الفضل میں تعطیل ہو گی لہذا ۱۱، ۱۲ جولائی کا پرچہ شائع نہیں ہوگا۔ قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔

(مینیجر)

خوشخبری
لندن کا سفر
فضائی سفر کی تمام مشکلات کا حل انفرادی توجہ یا گروپ کی شکل میں تمام سہولتیں بہم پہنچائیں گے۔ دعوی نہیں کرتے! ہم نے پہلے بھی یہ خدمت انجام دی تھی اور آج بھی خدمت میں پیش پیش ہیں۔ تفصیلات اور بکنگ کے لئے لطیف الرحمن سے ۱۰ جولائی تک رابطہ کریں۔
۶، ۷ ہوٹل مڈ ایسٹ ڈاکٹر داؤد پوتا روڈ
رومی ٹریولز (پرائیویٹ) لمیٹڈ
کینٹ اسٹیشن کراچی ۷۵۵۳ - فون: ۵۱۵۱۶۱ - ۵۱۵۲۰۹ - ۵۲۱۳۷۷ - ۵۲۹۶۲۴
IATA
GOVT.
LICENCE NO. 1329

تاشقند جانیوالے احباب کیلئے خوشخبری
ازبکستان ایرویز سے تاشقند کے حسین مناظر سے لطف اندوز ہونے کا سنہری موقعہ مناسب کرایہ بہترین سروس اور دیگر سہولیات
UZBEKISTAN AIR WAYS
A TOUCH OF ORIENTAL HOSPITALITY
رابطہ النعم ٹریولز ۰۵۱-۸۱۸۰۵۷
۲۱۰۳۴۱
۱۴- ڈی فیروز سنٹر بلیو ایریا ۲۱۰۳۴۲
فضل حق روڈ - اسلام آباد
FAX ۸۲۰۲۱۵

قدیمی - اولین - شہرہ آفاق
حب اطہراء
سو گولی تیس روپے - مکمل کورس ۱۲۰/- روپے
نیران
نرینہ اولاد کی مشہور دوا ۱۲۰/- روپے
زوجامِ عشق
تیس گولی ۹۰/- روپے
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ گوجرانوالہ پاکستان
فون: ۲۱۹۰۶۵ - ۲۱۸۵۳۴

پتہ

شیزان
پاکستان میں
تازہ پھلوں کی مصنوعات
بنانے والا
سب سے بڑا ادارہ

Shezan International Ltd., Lahore-Karachi.

adcom 111-89